AL-HAYAT Research Journal
Jlali Research Institute of Social Science, Lahore
ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print): 3006-4759
Volume 1 Issue 1 (Jan-June 2024)

A Critical Review of Hafiz Abdul Sattar Hammad's Services in Hadith Science

حافظ عبدالستار حماد کی علم حدیث میں خدمات کا جائزہ

Maham Hassan
M.Phil. Scholar, University of Education, Lahore
mahamimran361@gmail.com

Abstract

Hafiz Abdul Sattar Hammad, a prominent figure in the field of Hadith science, dedicated his prime years to teaching and disseminating knowledge. Through various forms of literary contributions, including commentary, sharing, translation, exegesis, editing, and research, he significantly enriched the field. His extensive body of work serves as a crucial source for scholars and enthusiasts alike. In Islam, the Qur'an and Hadith are fundamental sources, with the latter serving as a definitive proof akin to the Holy Quran, grounded in divine revelation. The preservation of Prophet Muhammad's ﷺ hadiths has been a continuous effort by scholars across various periods, starting with the Prophet's era and flourishing during the time of the Companions and followers. The era of Muhadditheen saw a proliferation of Imams compiling extensive collections of hadiths, which, while invaluable, presented challenges for accessibility to the general audience. Recognizing this need, numerous scholars, including Hafiz Abdul Sattar Hammad, have undertaken the task of condensing and simplifying these collections for the benefit of the broader Muslim community.

Keywords: Hadith, Islam, Scholar, Hafiz Abdul Sattar Hammad, Compilation

تعارف حافظ عبدالستار حماد

مفتی عبدالستار حماد ۱۶ اپریل ۱۹۵۲ء کو موضع چک نمبر ۱۲۹۔ ۱۵ ایل میں پیدا ہوئے۔[1] آپ کا نام "حافظ عبدالستار" ہے۔ آپکی کنیت ابو محمد" ہے۔ پہلے قرآن کے الفاظ "کل من علیہا فان" (زمین کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے) کے مطابق آپ کا لقب قانی" تھا۔ آپ "عبدالستار فانی" کہلاتے تھے۔ اور اس نام سے جماعتی اشتہاروں میں مختلف موضوعات پر ان کے مضامین بھی شائع ہوئے۔ ایک دفعہ آپ نے مدینہ طیبہ میں اپنے استاد شیخ محمد بن حماد انصاری سے بی سی کلیم کی یہ حدیث سنی کہ اللہ کے نزدیک بہترین بندہ وہ ہے جو کثرت سے اسکی حمد و ثنا کرے۔ یہ حدیث سن کر انھوں نے اپنا لقب "حماد" رکھ لیا۔ اور پھر آپکو "عبدالستار حماد" کہا جانے لگا اور آپ نے اس نام سے شہرت پائی۔[2] عبدالستار بین مہتاب بن جان محمد[3]

خاندانی پس منظر:

مشرقی پنجاب کے ضلع امرتسر میں ایک قصبہ اپنی" کے نام سے موسوم تھا۔ تقسیم ملک سے قبل یہ قصبہ ضلع ہور میں واقع تھا۔ اس قصبے کے قریب ایک گاؤں "جو پارام" تھا۔ اس گاؤں میں مسلمان آباد تھے۔ ان میں ایک شخص کا نام جان محمد تھا۔ جو غربت کی زندگی بسر کرتا تھا اور محنت مزدوری اسکا پیشہ تھا۔ اسکی ضمانت پر اسکے بھائی نے ایک ہندو سے سود پر قرض لیا۔ ہر سال رقم میں سود شامل ہو جاتا تھا۔ کوشش کے باوجود جان محمد کا بھائی قرض نہ اُتار سکا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سود کی ادائیگی میں ضمانت دینے والے جان محمد کی بھینس فروخت ہو گئیں لیکن اصل رقم ادا نہ ہو سکی اسکے بعد جان محمد کا مکان بھی قرض خواہ ہندو کے قبضے میں چلا گیا لیکن اصل رقم اب بھی ادا نہ ہو سکی۔ اسی تنگ دستی کی حالت میں "جان محمد" وفات پا گیا۔ جان محمد کے ایک بیٹے کا نام مہتاب دین تھا۔ باپ کی طرح مہتاب دین بھی غریب اور مزدوری پیشہ تھا جسطرح باپ بے علم تھا یہ بھی علم سے تہی داماں تھے۔ ہندوس کی بھینس چراتے اور گزار اوقات کرتے تھے۔ باپ کی وفات کے بعد مہتاب دین کی منگنی ہو گئی اور محنت مزدوری کر کے شادی کا بندوبست بھی ہو گیا۔ کسی رحم دل شخص نے رہائش کیلئے چھوٹے سے دو کمرے بھی دے دیے۔ لیکن ایک کمرا مالک مکان کی بھینسوں اور بھوسے کیلئے

CC BY

مخصوص تھا۔ اور ایک کمرے میں مہتاب دین اپنی بیوی اور دو چھوٹے بھائیوں کی ضروریات کا انتظام کرتے تھے اسی اثنا میں وہ اپنے گاؤں سے موضع پٹی چلے گئے اور انصاری برادری کی ایک نیک بخت خاتون نے رہائش کیلئے انہیں چھوٹا سا مکان دے دیا۔ اب مہتاب دین کی طرز حیات میں تبدیلی کے آثار ابھرے۔ اس انصاری خاتون کی ترغیب سے محنت مزدوری کے ساتھ ساتھ انہوں نے نماز بھی سیکھ لی اور باقاعدگی سے نماز پڑھنے لگے۔ قرآن مجید بھی پڑھ لیا۔ علماء کی مجلسوں میں حاضر ہونے اور ان کے مواعظ سے مستفید ہونے لگے۔

انہی دنوں اس علاقے کے معروف اور صالح ترین بزرگ حضرت شاہ محمد شریف گھڑیالوی کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔ صالحیت کی اس خوشگوار فضا سے متاثر ہو کر مہتاب دین نے دل میں فیصلہ کر لیا کہ وہ اپنی اولاد کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے پوری کوشش کریں گے۔ قیام پٹی کے زمانے میں تقسیم ملک سے چند سال پہلے مہتاب دین محنت مزدوری کیلئے پٹی سے اوکاڑہ چلے گئے۔ وہ "بار" کا علاقہ کہلاتا تھا۔ وہاں دیگر علاقوں کی نسبت مزدوری زیادہ ملتی تھی اور کام کے اوقات مقرر تھے۔ ان کی اہلیہ اور بھائی وغیرہ پٹی میں ہی سکونت پذیر تھے۔ وہ کچھ کماتے بیوی کو بھیج دیتے اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انھوں نے پٹی کے مومن آباد میں سات مرلے کی جگہ خریدی اور دو مکان تعمیر کیے۔ استعمال کا ضروری سامان بھی خرید لیا ان کا ارادہ مستقل پٹی رہنے کا تھا۔ لیکن اسی اثناء میں ملک تقسیم ہو گیا اور وہ اہل وعیال کے ساتھ میاں چنوں آ گئے یہاں کچھ عرصہ ایک زمیندار کی حویلی میں قیام کیا وہاں سے چک ۱۲۹، ۱۵ ایل جا کر سکونت اختیار کر لی۔[4] مہتاب دین جو خود تعلیم کے زیور سے آراستہ نہ تھا البتہ انھوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اپنی اولاد کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

آپکی تعلیم کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ دینی تعلیم

2۔ عصری تعلیم

مفتی عبدالستار جس گاؤں کے مکین تھے وہاں تعلیم کا کوئی انتظام نہ تھا۔ اس لیے والد نے مفتی عبدالستار حماد کو میاں چنوں کے ایم سی پرائمری سکول میں داخل کرا دیا۔ وہاں سے آپ نے پرائمری پاس کی۔ پرائمری کے بعد آپ نے دینی تعلیم حاصل کی۔ پھر ۱۹۷۷ء میں میٹرک کا امتحان پرائیویٹ طالب علم کی حیثیت سے پاس کیا۔ مدینہ یونیورسٹی کی ڈگری بی اے کی ڈگری کے برابر تھی اسی بنیاد پر آپ نے ایم اے عربی اور ایم اسلامیات کیا۔ مفتی صاحب نے انٹرمیڈیٹ سکینڈری ایجوکیشن بورڈ ملتان کی طرف سے فاضل فارسی کا امتحان سن ۱۹۷۳ء میں پاس کیا۔ اسی طرح او ٹی۔ سن کا کورس سن ۱۹۷۴ء میں کیا۔[5] اسی طرح آپ نے فاضل تجدید طب (حکمت تحریک مفرد اعضاء) کی سند ۱۹۸۰ء میں حاصل کی۔[6] مفتی صاحب نے ایم۔ اے (اسلامیات) پنجاب یونیورسٹی سے ۱۹۸۴ء میں کیا۔ اور بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے سن ۱۹۸۷ء میں ایم اے (عربی) کا امتحان پہلی پوزیشن میں پاس کیا۔)۷(

دینی تعلیم:

مفتی عبدالستار حماد حفظہ اللہ نے پرائمری پاس کی تو والد محترم جو بیٹے کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے خواہاں تھے، بچے کو چک نمبر ۸،۷ اے آر میں لے گئے جہاں مولانا علی محمد سعیدی نے "جامعہ سعدیہ" کے نام سے درس گاہ قائم کی تھی۔ انھوں نے مدرسہ میں حافظ محمد یحیٰ میر محمدی کا مرتب کردہ قاعدہ "ترتیل القرآن" پڑھا۔ اس کے بعد قرآن مجید پڑھنے لگے۔ مدرسے میں ان کے اولین استاذ حافظ عبدالرشید اظہر کے بڑے بھائی حافظ عبدالستار تھے۔ قرآن مجید پڑھ چکے تو درس نظامی کی بعض کتابیں بھی پڑھ لیں پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں حصول علم کا اس قدر شوق پیدا کر دیا کہ مدرسے میں سالانہ چھٹیاں ہوئیں تو گھر نہیں گئے، وہیں استاد محترم سے قرآن مجید حفظ کرنا شروع کر دیا۔ اور رمضان المبارک میں اڑھائی پارے حفظ کر لیے۔ چھٹیوں کے بعد درسی کتابیں پڑھنے کی بجائے، حفظ القرآن میں مشغول ہو گئے اور ڈیڑھ سال میں قرآن مجید حفظ کر لیا چھ ماہ اس کی دہرائی پر لگائے۔ اسطرح نماز تراویح میں قرآن مجید سنانے کے قابل ہو گئے۔

تصنیف کا آغاز

مفتی عبدالستار کی تصانیف کا اجمالی تعارف

حافظ عبدالستار حماد نے مدینہ یونیورسٹی کی تعلیم کے دوران ہی میں قلم و قرطاس سے رابطہ پیدا کر لیا تھا۔ اس کا آغاز انھوں سے ترجمے سے کیا تھا۔ وہ ہر جمعے کو مسجد نبوی کے خطیب کے خطبے کا ترجمہ کر کے اخبار " اہل حدیث " کو اشاعت کیلئے بھیجے تھے اس طرح ان کے بہت سے خطبات کے تراجم اس اخبار میں شائع ہوئے۔ دوران تعلیم ہی میں انھوں نے شیخ عبدالعزیز بن باز کے مختلف عربی رسائل کو اردو میں منتقل کیا۔

جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں۔

دہ غیر اللہ سے فریاد اور اسلام

بدعات و رسوم اور اسلام

فتنہ انکار حدیث اور اسلام فضیلت جہاد اور اسلام ہ تصویر کشی اور اسلام دعوت و تبلیغ اور اسلام

مادور مضان اور اسلام

جشن میلاد اور اسلام

فریضہ زکوۃ اور اسلام

ایک جھوٹا وصیت نامہ

CC BY

پردہ اور اسلام

ناموس رسالت اور اسلام قوم یہود اور اسلام شیخ محمد بن عبد الوہاب اور انکی دعوت

نصرت ایزدی اور اسلام

اہمیت نماز اور اسلام

طریقہ نماز نبوی

رہنمائے حج وعمرہ

شیخ عبد العزیز بن باز کے ان رسالوں کا اُردو ترجمہ رسائل کی صورت میں سعودی عرب میں ہزاروں کی تعداد میں چھپا اور اُردو دان طبقے نے اس ترجمہ سے بے حد استفادہ کیا۔

پاکستان میں یہ رسائل مرکز الدراسات الاسلامیہ -۱۲۹ - ۱۱۵ ایل میاں چنوں ضلع خانیوال کی طرف سے معرض اشاعت میں آئے۔

اس کے علاوہ حافظ عبد الستار حماد نے سعودی عرب کے اس دور کے چیف جسٹس شیخ عبد اللہ بن حمید کے رسائل اُردو میں شائع کیے، جن کے نام یہ ہیں۔

پند ونصیحت

نظام اشراکیت اور اسلام

حافظ صاحب نے شیخ عبد الرحمن ناصر سعدی کے ایک عربی رسالے کا اردو ترجمہ "تمباکو نوشی کا شرعی حکم" کے نام سے شائع کیا۔

عقیدے کے موضوع پر حافظ صاحب نے شیخ محمد صالح عثیمین کے ایک عربی رسالے کا ترجمہ بنام "عقیدہ اہل السنة والجماعة کتاب وسنت کی روشنی میں کیا جو مرکز الدراسات الاسلامیہ ۱۲۹۔۱۱۵ ایل میاں چنوں کی طرف سے شائع ہوا۔ دار الحدیث مکہ مکرمہ کے ایک سلفی المسلک استاذ شیخ محمد جمیل زینو کا عقیدے سے متعلق ایک رسالہ عربی سے اُردو کے قالب میں ڈھال کر "اصلاح عقیدہ" کے نام سے طبع کیا۔ اس رسالے کو اس قدر قبولیت عامہ نصیب ہوئی کہ مختلف ممالک میں اب تک اس کے پندرہ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں پاکستان کے کئی پبلیشرز نے اسے شائع کیا۔ مندرجہ بالا رسائل وہ ہیں، جن کا حافظ عبد الستار حماد نے مدینہ یونیورسٹی کے زمانہ طالب علمی میں عربی زبان سے اردو میں ترجمہ کیا اور انکی اشاعت عمل میں آئی۔ اب ذیل میں ان کی ان قلمی خدمات کا ذکر کیا جاتا ہے جو انھوں نے نصابی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد تدریسی دور میں سر انجام دیں۔ ان کا تعلق ترجمے سے بھی ہے اور تصنیف و تالیف سے بھی۔ ذیل میں ان کتابوں کی تفصیل دی جا رہی ہے جنکا تعلق ترجمہ وشرح یا ترجمہ و فوائد سے ہے۔

علم حدیث میں خدمات

حافظ عبد الستار حماد کا نام حدیث کی علم میں ناموری اور علمی خدمات کے ذریعے پیشہ ورانہ اعتبار کا پیغام دیتا ہے۔ وہ ایک معتبر محدث اور عالم تھے جنہوں نے اپنی زندگی کو اس علم کی خدمت میں ارتقاء دینے کے لیے اربابِ علم کی خدمت کی۔ اُنہوں نے حدیث کی تعلیم دی اور اس میدان میں اہم تحقیقات کیں۔

حافظ عبد الستار حماد نے حدیث کے میدان میں اپنی علمی روشنی منتشر کی۔ اُنہوں نے حدیث کی ترویج کی اور اس علم کے اصولوں کی تفصیلی تجزیہ کیا۔ اُن کی کتب اور تحقیقات میں اہم مسائل کا جائزہ کیا گیا جس نے طلباء کو حدیث کے شعبہ میں روشنی فراہم کی۔

علم حدیث کے شعبے میں حافظ عبد الستار حماد کی تحقیقاتی خدمات نے اس علمی شعبے کو نیا دور دینے میں بہترین اہمیت حاصل کی۔ اُنہوں نے حدیث کے متعلق موضوعات پر تفصیلی تحقیقات کیں اور موضوعات کی تجزیہ وتحلیل کیا جو علم حدیث میں نیا روشنی کا منہدر بنا۔

حافظ عبد الستار حماد کی علم حدیث میں ان کی خدمات اس علم کو ایک نیا رخ دینے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔ اُن کے تحقیقاتی کام اور تجزیات نے طلباء کو ایک بہتر سمجھنے کی راہ دی ہے جو حدیث کے علم کو اور بھی روشنی دی ہے۔ بالطبع! حافظ عبد الستار حماد نے حدیث کے شعبے میں اپنی مستقل معلومات اور تجزیات کی بنا پر علمی کارکردگی دکھائی۔ اُنہوں نے حدیث کی سندوں کی اہمیت، حدیث کے متن کی روشنی میں تفصیلی تجزیہ، اور حدیث کے متن کی تصحیح کے میدان میں تحقیقات کیں۔ ان کی کتب میں حدیث کے متعلق اہم مسائل، روایات اور موضوعات کا مداخلہ ہے جو اُنہوں نے علمی دلیلوں اور تحقیقات کے ذریعے موضوعات کی وضاحت کی ہے۔

حافظ عبد الستار حماد کے زمانے میں حدیث کی تعلیم اور اس کی سندوں کے تحقیقات میں تجدیدِ نظر کا سلسلہ بہت اہم تھا اور اُنہوں نے اس میدان میں بہترین علمی روشنی منتشر کی۔ اُن کی معروف کتب اور تحقیقات نے طلباء کو حدیث کے میدان میں انتہائی معلومات فراہم کی ہیں۔ اس کے علاوہ، حافظ عبد الستار حماد کا علم حدیث میں ان کی تربیت بھی ایک اہم جائزہ ہے جو اُنہوں نے مختلف اداروں اور مدارس میں کی۔ اُن کی انتہائی قدرتی تعلیمی صلاحیت نے اُنہیں ایک معتبر اور محترم علماء کی صفوں میں مقام حاصل کرنے میں مدد فراہم کی ہے۔ حافظ عبد الستار حماد کی علم حدیث میں خدمات کی بات کرتے ہوئے، اُن کی حدیث کے متعلق تجزیات اور تحقیقات کا زمانہ علم حدیث کے حوالے سے ایک نیا دور دیتا ہے۔ اُنہوں نے حدیث کی معتبریت اور اصالت کی پیشہ ورانہ تصدیق کی ہے، جو اس علمی شعبے کی بنیاد کو مضبوط بناتی ہے۔

CC BY

حافظ عبد الستار حماد کی تحقیقات میں حدیث کے متعلق اہم مسائل پر زور دیا گیا ہے، جیسے کہ سندوں کی اہمیت، روایات کی تصحیح، اور حدیث کے متن کی شناخت و تصحیح۔ اُنہوں نے مختلف حوالوں اور سندوں کو مد نظر رکھ کر علمی روشنی منتشر کی ہے تاکہ حدیث کے میدان میں جدید ترین معلومات حاصل کی جاسکیں۔ حافظ عبد الستار حماد کے اس علمی میدان میں علمی تجزیات اور تحقیقات کا انتہائی اہم کردار ہے جو حدیث کے علم کو مزید پیش رفت کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ اُن کے کام نے طلباء کو حدیث کے موضوعات میں گہرائی تک جاننے اور سمجھنے کی سہولت فراہم کی ہے۔

مختصر صحیح بخاری

یہ کتاب دراصل نویں صدی ہجری کے ایک محدث جلیل امام زین الدین احمد بن عبد الطیف زیدی کی تصنیف ہے جس کا نام انھوں نے "التجرید الصریح الاحادیث الجامع الصحیح" رکھا ہے۔ یہ صحیح بخاری کی مرفوع متصل احادیث کا انتخاب واختصار ہے۔ امام بخاری فقہی مسائل کے استنباط کی وجہ سے ایک ایک حدیث بعض دفعہ متعدد مقامات پر لائے ہیں امام زبیدی نے محنت کر کے یہ تکرار ختم کر دیا ہے اور حدیث صرف ایک دفعہ ہی ایسے باب کے تحت درج کر دی ہے، جس کے ساتھ اسکی مطابقت بالکل واضح ہے۔ اس بناء پر انھوں نے امام بخاری کے بہ صورت "کتاب" قائم کردہ بعض بڑے عنوانات اور بہت سے ذیلی عنوانات (باب) بھی حذف کر دیے ہیں یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد ۷۴۸ صفحات کا اور دوسری جلد ۶۴۵ صفحات کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ حافظ عبد الستار حماد نے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے اور فاضل مترجم نے جن مقامات پر ضروری سمجھا وہاں مختصر مگر جامع فوائد بھی تحریر کیے ہیں۔ ترجمہ شگفتہ اور رواں دواں ہے۔ ترجمہ و فوائد پر نظر ثانی جامعہ سلفیہ (فیصل آباد) کے شیخ الحدیث مولانا حافظ عبد العزیز علوی نے کی ہے۔ یہ کتاب مشہور بین الاقوامی طباعتی واشاعتی ادارے" دار السلام" نے شائع کی ہے۔ پاکستان میں اس ادارے کا مرکز لاہور میں پنجاب سیکریٹریٹ کے قریب ہے۔[7]

الجامع الصحیح الامام بخاری (مختصر)

مفتی عبد الستار حماد نے مختصر شرح بخاری کے مسودہ کو جب مکتبہ دار السلام کی خدمت میں پیش کیا ہے تو انہوں نے از خود حواشی کی کانٹ چھانٹ کر کے چھ جلدوں میں ترجمہ و شرح کے ساتھ اسکو شائع کر دیا۔ اگرچہ ترجمہ اور حواشی مفتی عبد الستار حماد کے ہی ہیں البتہ حواشی کی کانٹ چھانٹ مکتبہ دار السلام کی طرف سے کی گئی ہے۔

ھدایۃ القاری شرح صحیح بخاری

ھدایۃ القاری شرح صحیح بخاری مفتی عبد الستار حماد کے شرح صدر کی کرامت کا مظہر ہے۔ یہ شرح دس جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس شرح کو مکمل کرنے کیلئے مولانا مفتی عبد الستار حماد نے سولہ سال شب وروز محنت کی۔ حدیث کے مایہ ناز محقق اور ممتاز عالم دین مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ نے ۴۳ صفحات پر اسکا مقدمہ لکھا۔ انہوں نے اپنے وقیع مقدمے میں صحیح بخاری سے متعلقہ بہت سے اہم گوشوں کی وضاحت کی ہے۔ اسی طرح عصر حاضر کے فاضل مفسر ومترجم اور مؤلف کتب کثیرہ فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ مدیر شعبہ تحقیق وتصنیف دار السلام لاہور، اور ان کے رفقاء مولانا ابو عبد اللہ محمد عبد الجبار، مولانا حافظ محمد آصف اقبال، مولانا محمد عثمان منیب، مولانا غلام مرتضیٰ اور مولانا مختار احمد ضیاء نے دن رات کی ان تھک محنت سے اس پر نظر ثانی کی، تصحیح و تنقیح کا فریضہ سر انجام دیا اور بیش قیمت مفید اور علمی و تحقیقی فوائد و مسائل کا اضافہ کیا۔ ھدایۃ القاری میں پرانے الفاظ متروک کر دیے گئے ہیں۔ ھدایتہ القاری میں بامقصد تفصیل کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ھدایت القاری ۲۰۱۹ میں مکتبہ دار السلام لاہور سے شائع ہوئی۔[8]

کتاب التوحید لامام البخاری:

اللہ تعالی اپنی ذات وصفات الوہیت وربوبیت، عبودیت وحاکمیت اور جملہ اختیارات میں یکتا و یگانہ ہے۔ تمام کائنات اللہ کی مخلوق ہے اور وہ خود اس کائنات سے الگ ذات ہے جو بنفسہ عرش عظیم پر مستوی ہے۔ امام بخاری نے ان تمام کی وضاحت کیلئے اپنے صحیح بخاری کے آخر میں "کتاب التوحید کا عنوان قائم کیا ہے۔ جس کے ترجمہ و تشریح کو مفتی عبد الستار حماد نے بڑے احسن انداز سے قلمبند کیا ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اسماء صفات کے متعلق امام بخاری کے فکر و اسلوب کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

یہ کتاب "کتاب التوحید" کے نام سے ایک ہی جلد میں ۴۹۱ صفحات پر سن ۲۰۰۶ء میں مکتبہ اسلامیہ کی طرف سے شائع ہوئی۔[9]

مسند امام احمد کا اُردو ترجمہ

مفتی عبد الستار حماد کا منصوبہ تھا کہ مسند امام احمد کا (جو تیس ہزار سے زائد احادیث پر مشتمل ہے) اردو ترجمہ کیا جائے اور فوائد ضبط تحریر میں لائے جائیں۔ جن کا انداز خالص محدثانہ اور فقیہانہ ہو۔ الفتح الربانی کی ترتیب کے مطابق فوائد مندرجہ ذیل خصوصیات پر مشتمل ہونا چاہیں۔ زندگی میں پیش آنے والے تمام مسائل کا مسند امام احمد کی احادیث میں حل پیش کیا جائے۔ جن احادیث میں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے، ان میں تطبیق یا ترجیح کی صورت پیدا کی جائے۔ منکرین حدیث کے اعتراضات کا اچھے الفاظ میں بادلائل جواب دیا جائے۔ ملحدین، مستشرقین کی طرف سے مسند احمد پر جو اعتراضات وارد کیے جاتے ہیں ان کا جائزہ لیا جائے اور صحیح ترین جواب دیا جائے۔ مسند احمد کی جو احادیث الفتح الربانی میں نہیں آسکیں، اگر وہ مل جائیں تو ان کے ترجمہ و تشریح کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ مفتی عبد الستار حماد کا یہ منصوبہ مختلف اہل علم کی محنت سے تکمیل کو پہنچ گیا ہے اگرچہ یہ کام مفتی عبد الستار حماد (بوجہ مصروفیت) نہیں کر سکے البتہ یہ کام ان کی زیر نگرانی ہوا ہے اور اس پر نظر ثانی کا کام بھی مفتی عبد الستار حماد نے ہی کیا ہے۔ مسند امام احمد بارہ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اسکی اشاعت ۲۰۱۳ء میں ہوئی۔ مفتی صاحب نے بہت سی کتب کا مقدمہ بھی لکھا ہے ان میں سے ایک مشہور کتاب المتجر الرابع فی ثواب العمل الصالح بھی ہے۔[10]

المستفاد من مھمات المتن والاسناد:

CC BY

شیخ الاسلام علامہ ولی الدین ابوزرعہ احمد بن عبد الرحیم مصری کی اس عربی کتاب پر تقدیم وتعلیق کی خدمت حافظ عبد الستار حماد نے انجام دی ہے اسکی تحقیق کے سلسلے میں آپ نے سندھ میں پیر بدیع الدین راشدی صاحب کے ہاں دو ماہ کا قیام کیا اور انکی نگرانی میں تخریج و تحقیق کا کام کیا۔ اس کتاب کا مقدمہ پیر بدیع الدین راشدی صاحب نے ہی لکھا ہے۔ اسکی اشاعت ۱۹۸۳ میں مرکز الدراسات الاسلامیہ میاں چنوں کی طرف سے ہوئی۔[11]

ذیل میں ان کتب کا تعارف دیا جارہا ہے جو آپ نے خود تالیف کی ہیں۔

حجیت حدیث:

حجیت حدیث نہایت اہم موضوع ہے۔ اس کتاب میں حافظ عبد الستار حماد نے اس موضوع پر وضاحت سے گفتگو کی ہے اور منکرین حدیث کی طرف سے حدیث کی جمع و تدوین پر جو اعتراضات کیے جاتے ہیں اس کے محققانہ اسلوب میں جواب دیے ہیں۔ یہ کتاب "۱۰۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی اشاعت بھی دار السلام کی طرف سے ہوئی ہے۔[12]

انوار حدیث

منتخب احادیث پر مشتمل یہ کتاب "انوار حدیث" بہت سی خوبیوں سے مزین ہیں۔

مفتی عبد الستار حماد نے اس مجموعہ احادیث کے متعلق بایں طور پر منصوبہ بندی کی کہ ایسی احادیث کا انتخاب کیا جائے جو مختصر ہوں تا کہ انہیں حفظ کرنا اور یاد رکھنا آسان ہو۔ مفہوم کے اعتبار سے اس قدر جامع ہو کہ کوزہ میں دریا بند کا مصداق ہو۔ محدثین کے معیار صحت پر پوری اترتی ہوں تا کہ بلا جھجک ان پر عمل کیا جائے۔

مفتی عبد الستار حماد نے "امام بخاری" کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حدیث انما الاعمال بالنیات "۔[13] کو بطور تمہید ذکر کیا ہے۔ تا کہ قارئین اکرام شروع سے ہی اپنی نیت کو خالص کر لیں۔ پھر صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے احادیث منتخب کر کے انہیں حسب ذیل پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

- حقوق و معاملات
- عقائد و عبادت
- اخلاق و کردار
- دعوات واذکار
- احکام و مسائل

ان کی تشریح کرتے ہوئے اختصار کو پیش نظر رکھا ہے اور بے جا طوالت سے گریز کیا گیا ہے۔ تا کہ قارئین کرام دوران مطالعہ اکتاہٹ کا شکار نہ ہوں۔ یہ کتاب ۱۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کی اشاعت مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان نے ۲۰۱۴ء میں کی ہے۔

فتاوی اصحاب الحدیث

فتاوی اصحاب الحدیث حافظ عبد الستار حماد کی تصنیفی خدمات میں ایک قابل ذکر خدمت "فتاوی اصحاب الحدیث" ہے یہ انکی نہایت محققانہ خدمت ہے۔ لوگ ان سے مختلف دینی مسائل کے بارے بذریعہ خطوط سوال کرتے ہیں اور وہ بہت سی کتابوں کا مطالعہ کر کے قرآن وحدیث اور آئمہ دین کے فرامین کی روشنی میں انکو جواب دیتے ہیں۔ یہ بے حد محنت طلب اور نازک ترین سلسلہ ہے۔

فتاوی اصحاب الحدیث کی ایک امتیازی خوبی یہ ہے کہ سوالات کے جوابات کسی خاص فقہی مکتبہ فکر کی روشنی میں نہیں بلکہ خالصتاً کتاب وسنت کی روشنی میں دیے گئے ہیں۔

فتاوی اصحاب الحدیث ان کے ان فتاوی جات کا مجموعہ ہے جو کئی سالوں سے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ترجمان مجلہ ہفت روزہ اہل حدیث میں شائع ہو رہے ہیں۔ جنہیں مکتبہ اسلامیہ کے مدیر محترم سرور عاصم نے جدید فقہی ترتیب کے مطابق مرتب کروا کر نہایت عمدہ طریقے سے ۶ مجلات میں شائع کیا ہے۔ جن میں ترجمہ کے ساتھ قرآن آیات کا عربی متن، تمام آیات و احادیث کے حوالہ جات نیچے حاشیہ میں درج کر دیے گئے ہیں اور ہر سوال پر ایک مختصر مگر جامع عنوان قائم کیا گیا ہے تا کہ سوال کی نوعیت کا اندازہ ہو سکے۔ فتاوی اصحاب الحدیث کی تمام مجلدات کی تفصیل ذیل میں دی جارہی ہے۔ فتاویٰ اصحاب الحدیث کی جارہی ہے پہلی جلد میں حرف اول کے عنوان سے مصنف کے مقدمے کے بعد" پیش لفظ " مولانا عبد الخالق بن محمد صادق مدنی (کویت) کا تحریر فرمودہ ہے۔ جس میں فتوی اور مفتی اور مستفتی کے بارے میں انتہائی ضروری باتیں تحریر فرمائی گئی ہیں۔ اس کے بعد فتاوی اصحاب الحدیث کے فاضل مصنف نے جن سوالوں کا جواب دیا ہے ان کے اہم عنوانات یہ ہیں۔

- توحید و عقیدہ
- رسالت وولایت
- طہارت وضو
- جنائز وزیارت قبور
- اذان ونماز
- زکوۃ وصدقات

CC BY

- جمع وعمرہ
- روزہ واعتکاف
- خرید وفروخت
- وصیت ووراثت
- نکاح وطلاق
- جمعہ وعیدین
- آداب واخلاق

فتاوی اصحاب کی تمام مجلدات کی تفصیل ذیل میں دی جارہی ہے۔

فتاوی اصحاب الحدیث کی پہلی جلد[14] ۵۲۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ فتاوی اصحاب الحدیث کی جلد نمبر دو "۵۰۴" صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ ۲۰۰۵ء سے ۲۰۰۷ء میں شائع ہونے والے فتاوی جات کا مجموعہ ہے۔ فتاوی اصحاب الحدیث کی جلد نمبر تین "۵۱۴" صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ ۲۰۰۸ء سے ۲۰۱۰ء میں شائع ہونے والے فتاوی جات کا مجموعہ ہے۔

فتاوی اصحاب الحدیث کی جلد نمبر چار "۴۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں ۲۰۱۱ سے ۲۰۱۳ء تک کے فتاوی جات کو جمع کیا گیا ہے۔ اس جلد کو محترمہ حامدہ حماد صاحبہ (شارح کی صاحبزادی) نے بہت محنت اور عرق ریزی سے یکجا کیا ہے۔ پھر فقہی ترتیب وتبویب سے مرتب کیا ہے۔ فتاویٰ اصحب الحدیث کی جلد نمبر " پانچ "، ۵۸۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس جلد میں ۲۰۱۴ء سے ۲۰۱۶ تک کے احکام ومسائل کے عنوان سے شائع ہونے والے سوالات کے جوابات کو اکٹھا کیا گیا ہے۔

فتاوی اصحاب الحدیث کی چھٹی جلد ۵۱۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ جلد ۲۰۱۷ سے ۲۰۱۹ء میں شائع ہونے والے فتاوی جات کا مجموعہ ہے۔

فتاوی اصحاب الحدیث کی چھ جلدیں شائع ہوچکی ہیں ساتویں جلد بھی تیار ہے۔ عنقریب وہ بھی شائع کردی جائے گی۔ اس سے آگے بھی ان شاء اللہ فتاویٰ اصحب الحدیث کی اشاعت کا سلسلہ چلتا رہے گا۔ ان تصانیف وتراجم کے علاوہ حافظ صاحب کے مختلف رسائل میں شائع ہونے والے مضامین مندرجہ ذیل ہیں۔ ماہنامہ " ترجمان الحدیث " میں "عصمت انبیاء" کے عنوان سے ان کا ایک مضمون اکیس قسطوں میں چھپا۔ پندروروزہ صحیفہ اہل حدیث "(کراچی) میں "مزارعت کے جواز میں " ان کا ایک مضمون سات قسطوں میں شائع ہوا۔ یہ مضمون فکرو نظر (اسلام آباد) کے ایک مضمون کے جواب میں لکھا گیا تھا۔

مولانا حمید الدین فراہی نے علامہ سیوطی کی کتاب "الاتقان" پر حواشی لکھے تھے۔ جن میں علامہ سیوطی کے طرز تحریر پر اعتراضات کیے گئے تھے۔ ان اعتراضات کا جواب حافظ عبد الستار حماد نے "حواشی فراہی پر ایک نظر" کے عنوان سے لکھا جو ہفت روزہ اہل حدیث " (جلد ۱۷، ۱۹۸۶) میں چھپا۔ یہ مضمون آٹھ اقساط پر مشتمل تھا۔ ہفت روزہ " اہل حدیث "میں احکام ومسائل کے عنوان سے ہر ہفتے ان کے فتوے شائع ہورہے ہیں۔ اس کے علاوہ الاعتصام، تعلیم الاسلام، ام القرای میں ان کے مختلف عنوانات سے متعدد مضامین شائع ہوئے۔[15]

ھدایۃ القاری کا منہج واسلوب

منہج عربی زبان کا لفظ ہے یہ لفظ طریقہ، راستہ، مسلک، اصول اور مذہب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ انگریزی میں اس کے لیے " Method" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے کسی بھی کتاب کی تصنیف میں مصنف جو اصول، طریقہ اور قواعد کو اختیار کرتا یا ملحوظ خاطر رکھتا ہے اسکو اسکا منہج کہتے ہیں۔

منہج کی دو اقسام ہیں

۱۔ خارجی منہج ۲۔ داخلی منہج

ذیل میں ان دونوں اقسام کے تحت ھدایۃ القاری کے منہج کا جائزہ لیا گیا ہے۔

ھدایۃ القاری کا خارجی منہج

خارجی منہج سے مراد کتاب کی ضخامت، ساخت، ظاہری خصوص اور خد وخال کی معلومات فراہم کرنا ہے۔ ھدایۃ القاری اردو شرح صحیح بخاری دس جلدوں پر مشتمل ہے۔ ہر جلد تقریباً آٹھ سو ساڑھے آٹھ سو صفحات پر مشتمل ہے صحیح بخاری کی یہ شرح مکمل اور مفصل ہے۔ یہ مکتبہ دار السلام کی طرف سے شائع کردہ ہے۔ اس شرح کو مکمل کرنے کے لیے مفتی عبد الستار نے سولہ سال شب وروز محنت کی ہے۔ ہر جلد کی ابتداء میں تقریباً ۲۱ صفحات پر مشتمل اس جلد کی فہرست شامل ہے۔

کتب احادیث میں جو مرتبہ اور مقام صحیح بخاری کی حاصل ہے وہ کسی اور کتاب کو نہیں مل سکا اسلیے اس عظیم کتاب کا تعارف شامل کیا گیا ہے جس میں سبب تالیف، طرز تالیف، تسمیہ، صحیح بخاری کا مقام ومرتبہ مدت تالیف، کیفیت تالیف، مقبولیت، تراجم ابواب، شرائط، اسلوب، عنوانات، ترتیب، نسخہائے بخاری، مختلف فنون کا بیان، فتنہ انکار حدیث، فتنہ ارجاء، فتنہ تکفیر، فتنہ تقلید وغیرہ کی

CC BY

روک تھام، صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا موازنہ وغیرہ کو احسن انداز سے قلمبند کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مقدمہ بخاری جو تقریبا ۴۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ ھدایۃ القاری کا مقدمہ محقق سایہ ناز عالم ارشاد الحق اثری نے لکھا ہے جس میں انہوں نے بخاری اور صحیح بخاری پر کچھ گزارشات کے ساتھ ساتھ الجامع الصبیح پر کیے گئے نقد کا بھی تفصیلی جائزہ لیا ہے۔
(ہر صفحہ کے آخر میں ماخذ و مصادر کو مکمل حوالہ جات کے ساتھ نوٹ کیا گیا ہے۔)(ہر صفحہ کے آخر میں مکمل حوالہ کتاب کا نام، صفحہ نمبر وغیرہ کو درج کیا گیا ہے۔) پھر کتاب کا آغاز ہوتا ھدایۃ القاری کا داخلی منہج کے بیان کے ساتھ۔

داخلی منہج

داخلی منہج سے مراد وہ اصول وضوابط ہیں جن کو مصنف اپنی تحریر کے دوران اپناتا ہے۔ اس کی پوری تحریر (ابتداء سے لے کر آخر تک انہی اصول و قواعد کے پیش نظر گھومتی ہے۔ مصنف کے یہ اصول و قواعد داخلی منہج کہلاتے ہیں۔

ھدایۃ القاری کا داخلی منہج ذیل میں پیش کیا جارہا ہے۔ ا۔ کتاب کی تشریح صحیح بخاری میں کتاب کے عنوان کے تحت ایک ہی جنس اور نوع کے مسائل پر مشتمل تمام احادیث کو جمع کر دیا گیا ہے۔ مثلاً "کتاب الصلاۃ" کے تحت آنے والے تمام مسائل واحکام پر مشتمل احادیث کو یکجا کر دیا گیا ہے شارح نے ہر عنوان کی مناسبت سے اسکی جامع تشریح کی ہے، کتاب کی تشریح وتوضیح کرنے میں آپکا منہج درج ذیل ہے۔

لغوی اور شرعی معنی کی وضاحت: مفتی عبد الستار حماد سب سے پہلے عنوان کے لغوی اور شرعی معنی کی وضاحت کرتے ہیں تاکہ عنوان کی دیگر مباحث کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ آپ عنوان کے لغوی اور شرعی معنی کی وضاحت کے لیے کتب لغت اور دیگر دوسری کتابوں سے بھی استفادہ کرتے ہیں۔
فقہا کے ہاں جو تعریف مذکور ہو کبھی کبھی اس تعریف کو بھی نقل کرتے ہیں مثال کے طور پر کتاب الاکراہ" میں آپ نے "اکراہ" کی تعریف کرتے ہوئے فقہاد کی اصطلاح میں جو اکراہ کی تعریف ہے وہ بھی نقل کی ہے۔[16]

قرآن وحدیث سے وضاحت

مفتی عبد الستار حماد عنوان میں موجود لفظ کی وضاحت قرآن وحدیث سے بھی کرتے ہیں۔
مثال کے طور پر: آپ نے کتاب الجھاد میں لفظ جہاد کی وضاحت کے لیے قرآن کریم کی متعدد آیات کو نقل کیا ہے۔ مثلاً آپ نے سورۃ العنکبوت کی آیت نمبر ۸ اور ۶۹ اور سورۃ فرقان کی آیت نمبر ۵۶ کو بطور دلیل نقل کیا ہے۔[17]
اسی طرح "کتاب فضائل القرآن میں قرآنی آیات کو نقل کرنے کے بعد قرآن مجید کے فضائل و مناقب کے متعلق احادیث کو درج کیا ہے۔[18]
اور پھر امام بخاری کے مضامین نزول قرآن، جمع قرآن، کتابت قرآن، احرف قرآن، تالیف قرآن، فضائل قرآن، اعجاز قرآن اور آداب قرآن کے متعلق آگاہ کرتے ہوئے مزید آداب قرآن میں درج ذیل امور کا احاطہ کیا ہے تلاوت قرآن، ترتیل قرآن، حفظ القرآن، تعلیم القرآن، عمل القرآن اور دعوت قرآن وغیرہ۔[19] کتب شروح سے وضاحت شارح عنوان سے متعلقہ احکام و آداب اقسام، شرائط، اہمیت وافادیت وغیرہ کتب شروح اور کتب فقہ کیروشنی میں بیان کرتے ہیں ہے۔[20] مثلاً "کتاب الدعوات" میں دعا کے معنی و مفہوم، آداب و شرائط اور اہمیت وافادیت کو تفصیل سے بیان کیا۔

باب کی وضاحت

امام بخاری نے احادیث کو بیان کرنے سے پہلے باب قائم کیے ہیں، جسے ترجمۃ الباب کہا جاتا ہے۔ پھر اس باب کے متعلقہ احادیث کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ اگر کسی موقع پر احادیث معلقہ اور آثار موقوفہ بیان ہوئے ہیں تو وہ اصل مقصود نہیں بلکہ انہیں صرف متابعت اور تائید و استشھاد کے لیے پیش کیا گیا ہے۔ مفتی عبد الستار امام بخاری کے قائم کردہ ابواب کی شرح بھی کرتے ہیں ابواب کی شرح کرنے میں آپکا منہج مندرجہ ذیل ہیں۔

لغوی معنی کی وضاحت

باب کے عنوان کی شرح کرتے ہوئے آپ اس کے لغوی اور شرعی معنی کی وضاحت کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر: باب میں لفظ شفعہ استعمال ہوا ہے تو آپ شفعہ کے لغوی معنی اور شرعی معنی کو بیان کرتے شارح لکھتے ہیں کہ شفعہ کے لغوی معنی ایک چیز کو دوسری چیز سے "ملا" لینے کے ہیں چونکہ شفعہ کرنے والا اپنی ملکیت کے ساتھ دوسرے کی ملکیت کو حاصل کر کے "ملا" لیتا ہے اس لیے اس فعل کو شفعہ کہتے ہیں۔
شرعی معنی کی وضاحت شرع میں شفعہ سے مراد مشتری سے اسکی رضامندی کے بغیر خرید کردہ چیز کو اس قیمت پر حاصل کرنا ہے

OPEN ACCESS

جس قیمت میں مشتری نے اسے اصل مالک سے خرید اتھا۔

حدیث میں موجود لفظ کی تحقیق

شارح بعض اوقات حدیث میں موجود کسی لفظ کے لغوی معنی اور شرعی معنی کی وضاحت بھی کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر: حدیث میں "نجش" کا لفظ وارد ہوا ہے۔ آپ بخش کے لغوی اور شرعی معنی کو بھی بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح حدیث میں لفظ "جمار" بیان ہوا ہے تو آپ "جمار" کی مکمل وضاحت کرتے دیکھائی دیتے ہیں۔ اسی طرح حدیث میں "زحو" لفظ بیان ہوا ہے شارح لفظ "زحو" کی تعریف کرتے ہوئے اسکی مکملوضاحت کو درج کرتے ہیں۔

تفصیلات فراہم کرنا

ا۔ شارح بعض اوقات حدیث کی شرح کرتے ہوئے اسکے فوائد ومسائل کو بیان کرتے ہوئے کسی ایک لفظ پر تفصیلی بحث کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر: آپ لفظ کفر پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ کفر کی مندرجہ ذیل چار اقسام ہیں اگر کسی نے ان میں سے ایک کا بھی ارتکاب کیا اور توبہ کے بغیر مر گیا اللہ تعالیٰ اسے معاف نہیں فرمائے گا اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ ا۔ کفر انکار: دل اور زبان سے اللہ کی وحدانیت کا انکار کرے اور توحید کی باتوں پر کان نہ دھرے۔

۲۔ کفر جمود: دل سے حقیقت کو پہچان لے لیکن زبان سے اسکا معترف نہ ہو جیسا کہ ابلیس لعین نے کفر کیا

۳۔ کفر عناد: دل اور زبان سے حقیقت توحید کا معترف ہو لیکن اسے قبول نہ کرے جیسا کہ خواجہ ابو طالب نے کیا۔

۴۔ کفر عناق: زبان سے اعتراف کرے اور اس کے مطابق احکام بھی بجالائے لیکن دل میں اس سے نفرت ہو جیسا کہ منافقین کا کفر ہے۔ امام نووی ان چار اقسام کے علاوہ ایک پانچویں قسم بھی بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ کفر الحقوق ہے۔ جسکا مرتکب دین سے خارج نہیں ہوتا۔(۱۱)

احادیث کی اعراب سازی شارح نے صحیح بخاری کی تمام احادیث پر قارئین کی آسانی کے لیے اعراب درج کیے ہیں۔ کیونکہ عربی وہ زبان ہے کہ جسکے اعراب (زبر، زیر، پیش) درست نہ پڑھے جائے تو معنی مفہوم میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ اسی بات کے پیش نظر احادیث پر اعراب سازی کی گئی ہے تاکہ قاری کو عربی عبارت پڑھنے اور سمجھنے میں کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑھے۔

احادیث کی تخریج

مفتی عبدالستار حماد حدیث کی شرح کرتے ہوئے جو احادیث نقل کرتے ہیں انکی تخریج بھی کرتے ہیں۔ جیسا کہ آپ ایک حدیث کی تشریح میں جب دوسری حدیث کو پیش کرتے ہیں تو اس کی تخریج یوں کرتے ہیں۔

(تو اس حدیث کی تخریج کا انداز یہ ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الطھارہ، حدیث ۲۷۷)(سنن ابو داؤد، کتاب الطھارہ، حدیث (۳۱)(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، حدیث ۴۲۵۳۔

تعلیقات کی وضاحت

تعلیقات کو بیان کرنے میں مفتی عبدالستار کا منہج درج ذیل ہیں۔

مکمل حدیث بیان کرنا

آپ امام بخاری کی بیان کردہ تعلیقات کی اصل حدیث کو بیان کرتے ہیں اور اسکی مکمل تخریج بھی کرتے ہیں

اسی طرح امام بخاری نے تحقیق میں اگر کسی اثر کو بیان کیا ہے تو آپ معلق اثر کو مکمل بیان کر کے اسکی تخریج بھی کرتے ہیں۔ دیکھے (جلد اول، صفحہ ۵۰۷) اسطرح اگر کسی تعلیق کو امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ صحیح بخاری میں کسی اور مقام پر بیان کیا ہے تو کبھی آپ وہ مکمل حدیث بیان کر کے اسکا حوالہ درج کر دیتے ہیں۔ دیکھے جلد اول، صفحہ نمبر (۳۵۲) اور کبھی محض حوالہ ہی درج کر دیتے ہیں اور اشارہ کر دیتے ہیں کہ یہ فلاں مقام پر گزر چکی ہے یا آئندہ آئے گی۔ (دیکھے، جلد اول، صفحہ ۴۸۱)

اس طرح بعض مقامات پر اس تعلیق کی اصل حدیث جہاں مذکور ہے اسکا مکمل حوالہ بیان کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر: آپ ایک تعلیق کی تخریج کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ اس تعلیق کو امام بخاری نے اپنی کتاب التاریخ الکبیر اور امام احمد بن حنبل نے کتاب الزھد میں موصولاً بیان کیا ہے۔ (۱۲) بعض اوقات تعلیقات میں بیان کردہ حدیث کی تخریج کرتے ہوئے یہ بات بھی نقل کرتے ہیں کہ امام

بخاری نے اسکو عنوان میں اس لیے ذکر کیا ہے کیونکہ یہ آپ کی شرط کے مطابق نہ تھی (۱۳) تعلیق میں مذکورہ آیت کی وضاحت

آپ تعلیق میں بیان کردہ آیت کی جامع تشریح بھی کرتے ہیں اور اگر اس آیت مبارکہ کا شان نزول ہو تو آپ اس کو بھی نقل کر دیتے ہیں۔ دیکھے (جلد اول، صفحہ نمبر ۱۸۱)

CC BY

متعارض احادیث میں تطبیق کی کاوش

آپ متعارض احادیث میں تطبیق بھی دیتے ہیں۔مثال کے طور پر: مشکیزے کو منہ لگا کر پانی پینے کی ممانعت اور جواز دونوں طرح کی احادیث موجود ہیں۔" آپ ان دونوں احادیث میں تطبیق یوں دیتے ہیں کہ" مجبوری کے وقت مشک کے منہ سے پانی پینا جائز ہے مثلا مشکیزہ ولٹرکا ہوا ہو اسے اتارنہ جاسکتا ہو یا برتن میسر نہ ہو اور ہتھیلی سے پینا بھی ناممکن ہو تو مشکیزے سے براہ راست پیا جاسکتا ہے۔ ورنہ ممانعت والی حدیث پر عمل کیا جائے گا۔(۱۴) اسی طرح تشبیک کی ممالعت اور جواز دونوں پر احادیث موجود ہیں شارح ان میں تطبیق دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ تشبیک دینا جائز ہے۔ امام بخاری کے نزدیک جن روایات میں تشبیک کی ممانعت ہے انکی صحت محل نظر ہے وہ ممانعت حالت نماز پر محمول ہے۔ نیز اگر کسی مقصد کے پیش نظر تشبیک دے دی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

حدیث پر حکم

احادیث کے فوائد اور مسائل بیان کرنے میں جو شرح ذکر کی گئی ہے اسکے اندر ذکر کردہ حدیث میں صحیح اور صفیف حدیث کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔مثال کے طور پر: آپ نے سترہ کے متعلق کچھ روایات کو نقل کیا ہے اور پھر ان روایات کی تخریج کے ساتھ ساتھ صحت وضعف کا بھی اہتمام کیا ہے۔

حدیث اور باب میں مطابقت

شارح حدیث مبارکہ کی باب سے مطابقت کو بھی بیان کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر:"باب تعلیم الرجل امنہ واھلہ " کے ساتھ حدیث کی مطابقت آپ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ باب میں لونڈی کا ذکر ہے اس طرح حدیث میں بھی لونڈی کا ذکر ہے حدیث میں لونڈی کے ذکر کی وجہ سے باب میں لونڈی کو مقدم رکھا گیا ہے۔باب میں لونڈی اور اہل خانہ کو تعلیم سے آراستہ کرنے کے متعلق کیا گیا ہے۔ ذیل میں جو حدیث مذکور ہے اس میں بھی لونڈی کو تعلیم وادب سے آراستہ کرنے پر اجر عظیم کی نوید سنائی گئی ہے۔)۱۷(

اس طرح حدیث کی باب سے مطابقت نہ ہو تو اس کی توجیہ کرتے ہیں۔

حدیث کے الفاظ کے مختلف معنی اور انکی تحقیق

شارح بعض اوقات حدیث میں موجود لفظ کے مختلف معنی بیان کرتے ہیں اور الفاظ کی وضاحت بھی کرتے دیکھائی دیتے ہیں۔

مثال کے طور پر:حدیث میں حلب کا لفظ آیا ہے آپ اس کے مختلف معنی بیان کرتے ہیں۔ بیجوں سے نکالے ہوئے دودھ یعنی روغن کو حلب کہتے ہیں جس میں اونٹنی کا دودھ جمع کیا جائے اس برتن کو حلب کہتے ہیں۔ بعض نے حلب سے مراد خوشبو لیا ہے۔لیکن شارح کہتے ہیں صحیح بات یہ ہے کہ حلب سے مراد ایک برتن ہے۔ بعض اوقات حدیث میں موجود لفظ کی وضاحت بھی کر دیتے ہیں۔ مثلاً حدیث میں اشتمال کا لفظ ہے آپ اسکی وضاحت یوں کرتے ہیں۔ کپڑے کے دائیں کنارے کو بائیں کنارے پر اور بائیں کنارے کو دائیں کنارے پر ڈال لیا جائے یا وہ کنارہ جو دائیں کندھے پر ہے اسے بغل سے اور جو بائیں کندھے پر اسے دائیں بغل سے نکال کر دونوں کناروں کو سینے پر باندلیا جائے۔

سادہ اور آسان فہیم زبان

شارح نے احادیث کا ترجمہ و تشریح کرتے وقت آسان الفاظ کا استعمال کیا ہے آپ نے نہایت سادہ زبان استعمال کی ہے تاکہ یہ شرح علماء کے ساتھ ساتھ عوام الناس کے لیے بھی رہنمائی کا سنگ میل ثابت ہو۔

وقت کے تقاضوں کے ساتھ ساتھ جتنے بھی الفاظ متروک ہو گئے تھے ان کو وقت کے تقاضوں کے عین مطابق آسان اور سلیس اُردو کے قالب میں ڈالا ہے تاکہ قارئین کو کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

صحیح بخاری کی کتاب کی قرآنی آیات سے وضاحت

مفتی عبد الستار صحیح بخاری کی کسی کتاب کی وضاحت مفصل بھی فرماتے ہیں۔

مثال کے طور پر "کتاب الفتن"۔ لفظ فتن کن کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور قرآن کریم میں لفظ "فتنہ" کن کن معنوں میں ہے۔ اسکا تفصیلی ذکر کرتے ہیں۔ آپ "کتاب الفتن" میں لفظ فتنہ کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ فتن، فتنہ کی جمع ہے اس کے لغوی معنی سونے کو آگ میں تپانا ہیں تاکہ اسکا کھڑا یا کھوٹا پن ظاہر ہو جائے۔ کبھی فتنہ عذاب کے معنی میں آتا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

تم اپنے عذاب کا مزا چکھو(ذو قوا فتنتکم ۲۱) کبھی عذاب کے اسباب پر بھی فتنے کا لفظ بولا جاتا ہے۔

قرآن میں ہے۔

أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا

ترجمہ: خبردار یہ تو پہلے ہی فتنے میں پڑے ہوئے ہیں۔

امتحان اور آزمائش کے لیے بھی یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا۔ پھر ہم نے تمھیں مختلف آزمائشوں سے گزارا۔

منکرین حدیث کے اعتراضات اور انکا تفصیلی رد

منکر حدیث "امین احسن اصلاحی" نے بخاری کی حدیث نمبر (۲۲۱) پر اعتراض کیا ہے اور اسکا انکار کیا ہے اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح بخاری کے علاوہ کسی بھی حدیث کی کتاب میں موجود نہیں ہے۔ شارح "امین احسن اصلاحی" کی اس بات کی شدومد سے تردید کرتے ہیں اور اس کے اس دعویٰ کو باطل قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ "اصلاحی صاحب" جس روایت کا انکار کر رہے ہیں وہ حدیث کی مندرجہ ذیل کتب سے دیکھی جاسکتی ہے۔ آپ نے حدیث کی ۴ بڑی کتب کا حوالہ پیش کیا ہے۔[21]

اس حدیث پر اصلاحی صاحب نے یہ اعتراض اٹھایا ہے کہ اس میں حضرت ابراہیم کو ایک ایسے جھوٹ بولنے کا مرتکب گردانا گیا ہے جسکا زمین و آسمان میں کوئی فائدہ نہیں۔ حالانکہ محدثین نے اس اعتراض کا یہ جواب دیا ہے کہ اگر اس کافر کو پتہ چل جاتا کہ یہ انکی بیوی ہے تو وہ اس کے حصول کے لیے طلاق کی ناپاک کوشش کرتا۔ یا آپکو قتل کرنے کی گندی جسارت کرتا اس لیے آپ نے اپنی بیوی کو بہن کہا۔

تحقیقی اسلوب" تحقیقی اسلوب مفتی عبدالستار کا خاص اور اہم اسلوب ہے۔ آپ نے عصر حاضر کے تحقیق کے تمام اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے شرح کی ہے۔ مسئلہ کی نوعیت کو سمجھنے کے لیے آپ دیگر کتب مثلاً کتب فقہ، لغت، احادیث تفاسیر اور شروح اسے استفادہ کرتے ہیں۔ آپ مکمل تحقیق کے ساتھ محدثین اور فقہا کی آراء کو نقل کرتے ہیں، آراء کو نقل کرنے کے بعد آپ راجح قول کی طرف اشارہ بھی کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی قول کسی آئمہ کی طرف منسوب کیا گیا ہو آپ اسکی مکمل تحقیق کرتے ہیں۔ تلاش بیسار کے بعد اگر وہ آئمہ اسلاف سے منقول نہیں ہوتا تو اسکی نشان دہی بھی کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مثال سے مفتی عبدالستار کے "تحقیقی اسلوب" کو واضح کیا جارہا ہے۔ مثال: بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے اگر دعا پڑھنا بھول جائے تو اسکا کیا حکم ہے؟

دل میں پڑھے، زبان سے پڑھ لے یا کچھ نہ پڑھے۔

اس کے بارے میں اہل علم کی مختلف آراء ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمر، عمرو بن عاص اور امام مالک وغیرہ قضائے حاجت کی جگہ ذکر کرنے کے جواز کے قائل

ہیں گویا ان کے نزدیک زبان سے بھی دعا پڑھنی جائز ہوگی۔

سیدنا عبداللہ ابن عباس، عطاء اور مجاہد وغیرہ کے نزدیک قضائے حاجت کے وقت اور جگہ پر اللہ کا ذکر ناپسندیدہ ہے امام عکرمہ فرماتے ہیں کہ دل میں پڑھے زبان سے ادا نہ کرے۔

حافظ ابن حجر نے اس قول کو جمہور کی طرف منسوب کیا ہے۔ لیکن دلائل سے اسکی تائید نہیں ہوتی۔ تلاش بسیار کے بعد بھی سلف میں سے اس قول کا قائل عکرمہ کے علاوہ معلوم نہیں ہو سکا۔

استدلالی اسلوب

مفتی عبدالستار حماد نے استدلالی اسلوب کو بھی اختیار کیا ہے۔ آپ مخالفین کی آراء کی تردید اور اپنے موقف کی تائید پختہ دلائل سے کرتے ہیں۔ مفتی عبدالستار نقلی اور عقلی دونوں طرح کے دلائل سے استدلال کرتے ہیں۔ آپ قرآنی آیات، حدیث مبارکہ اور آثار صحابہ سے بیش بہا دلائل پیش کرتے ہیں۔ درج ذیل امثلہ سے مفتی صاحب کا استدلالی اسلوب واضح ہو رہا ہے۔ مثال کے طور پر: حضرت خضر کی حیات کے متعلق آپ مختلف اقوال نقل کرتے ہیں پھر صحیح موقف بیان کرتے ہیں پھر اپنے موقف کی تائید قرآن حدیث سے بھی کرتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ حضرت خضر کے متعلق قرآنی تصریحات کے باوجود صوفیاء حضرات نے ان کی شخصیت کو ایک معمہ بنا دیا ہے۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ وہ اس عالم اور دنیا میں بقید حیات ہیں اور بھٹکے ہوئے انسانوں کی راہنمائی کے لیے وہ گاہے بگاہے جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ ہمارے رجحان کے مطابق وہ وفات پا چکے ہیں مفتی صاحب اپنے اس موقف کی تائید مندرجہ ذیل احادیث سے کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی علیم نے اپنی وفات سے چند دن پہلے فرمایا تھا۔ آج کے دن روئے زمین پر جو ذی روح ہے۔ سو سال بعد ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔ (صحیح بخاری، کتاب العلم، حدیث ۱۱۶) حضرت ابن عمر نے اس حدیث کا مطلب یہ بیان کیا کہ موجودہ لوگ موت کی لپیٹ میں آجائیں گے[22] اسی طرح حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے اپنی وفات سے ایک ماہ قبل فرمایا تھا۔ آج جو چیز بھی روئے زمین پر زندہ ہے سو سال بعد وہ ختم ہو جائے گی۔[23] حضرت ابو سعید خدری سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے کہ رسول اللہ صلی علی ایم نے غزوہ تبوک سے واپسی پر یہ الفاظ کہے تھے۔[24]

حوالہ جات

CC BY

[1]۔ بھٹی، محمد اسحاق، دبستان حدیث، لاہور: مکتبہ قدوسیہ۔ 2008ء، ص555۔

[2]۔ بھٹی، محمد اسحاق، دبستان حدیث، لاہور: مکتبہ قدوسیہ۔ 2008ء، ص562۔

[3]۔ بھٹی، محمد اسحاق، دبستان حدیث، لاہور: مکتبہ قدوسیہ۔ 2008ء، ص555۔

[4]۔ ایضاً۔ ص556۔

[5]۔ معلم، او، ٹی سند۔ بہاولپور، بو آے ڈائریکٹر، تعلیم حلقہ، بہاولپور، رولنمبر 1520, 1974

[6]۔ ایم اے عربی سند، ملتان، بہاوالدین زکریایونیورسٹی، ملتان، رجسٹریشن 85-zm-1948۔

[7]۔ بھٹی، محمد اسحاق، دبستان حدیث، لاہور: مکتبہ قدوسیہ۔ 2008ء، ص567-568۔

[8]۔ حماد عبد الستار، مفتی، ھدایہ القاری شرح صحیح بخاری، لاہور، مکتبہ دارالسلام، 2019ء۔

[9]۔ حماد عبد الستار، مفتی، کتاب التوحید الامام بخاری، لاہور، مکتبہ دارالسلام، 2006ء۔

[10]۔ بھٹی، محمد اسحاق، دبستان حدیث، لاہور: مکتبہ قدوسیہ۔ 2008ء، ص571۔

[11]۔ احمد بن عبد الرحیم، المستفاد من مہمات المتن والاسناد، مترجم، مفتی عبد الستار حماد، میاں چنوں، مرکز الدراسات الاسلامیہ۔ 1973ء۔

[12]۔ بھٹی، محمد اسحاق، دبستان حدیث، لاہور: مکتبہ قدوسیہ۔ 2008ء، ص569۔

[13]۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، امام، الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ وسننہ وایامہ۔ بیروت، دار ابن کثیر، ۱۴۲۳، کتاب الوحی، حدیث 1۔

[14]۔ جو مکتبہ اسلامیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور اور مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار فیصل آباد نے شائع کی۔

[15]۔ بھٹی، محمد اسحاق، دبستان حدیث، لاہور: مکتبہ قدوسیہ۔ 2008ء، ص570۔

[16]۔ حماد، عبد الستار، مفتی، ھدایہ القاری، شرح صحیح بخاری، لاہور، مکتبہ دارالسلام، 10/25

[17]۔ حماد، عبد الستار، مفتی، ھدایہ القاری، شرح صحیح بخاری، لاہور، مکتبہ دارالسلام، جلد5، صفحہ 31

[18]۔ حماد، عبد الستار، مفتی، ھدایہ القاری، شرح صحیح بخاری، لاہور، مکتبہ دارالسلام، جلد7، صفحہ 738

[19]۔ حماد، عبد الستار، مفتی، ھدایہ القاری، شرح صحیح بخاری، لاہور، مکتبہ دارالسلام، جلد5، صفحہ 736

[20]۔ حماد، عبد الستار، مفتی، ھدایہ القاری، شرح صحیح بخاری، لاہور، مکتبہ دارالسلام، جلد9، صفحہ 298

[21]۔ صحیح مسلم، الفضائل، حدیث، ۶۱۴۵) ۲۳۷۱(سنن ابی داؤد، الطلاق، حدیث) ۲۲۱۲(جامع الترمذی، الطلاق، حدیث) ۳۱۶۶(

مسند احمد، حدیث) ۳ / ۴۰۵۲

[22]۔ صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلاۃ ۲۰۱

[23]۔ صحیح مسلم، فضائل الصحابۃ، حدیث ۶۴۸۱

[24]۔ صحیح مسلم، فضائل الصحابہ حدیث ۸۴۸۵